تصویر وطن

ابوعبداللہ

# جامعہ حفصہ کی کہانی؛ اخبارات کی زبانی

اسلام آباد میں جامعہ حفصہ اور لال مسجد کی انتظامیہ کے درمیان تنازع بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ اس اختلاف کی رپورٹیں ۲۰ جنوری کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے مسجد امیر حمزہ اور اس سے ملحق مدرسے کو گرانے کے بعد میڈیا میں آنا شروع ہوئیں۔ لال مسجد کے خطیب کے ایک مبینہ بیان کے مطابق سی ڈی اے اسلام آباد کی طرف سے کچھ عرصے کے وقفے کے ساتھ سات سے زائد مساجد کو گرایا گیا۔ علاوہ ازیں معروف کالم نگار جناب عرفان صدیقی کے ۲۸/جنوری ۲۰۰۷ء کے کالم کے بیان کے مطابق اسلام آباد انتظامیہ نے جامع مسجد ضیاء الحق، جامع مسجد شکر لال، جامع مسجد منگرال ٹاؤن، جامع مسجد راول چوک، مسجد شہدا، جامع مسجد مدنی، جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کو بھی گرانے کے لیے نوٹس جاری کردیے تھے۔ اسلام آباد انتظامیہ کی طرف سے مساجد و مدارس کو شہید کرنے کی اس مہم کی وجہ سے ملک بھر کے علما اور مذہبی حلقوں میں اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ علما کے ایک اجلاس میں 'تحریکِ تحفظ مساجد' کے قیام کا اعلان ہوا جس میں جامعہ حفصہ کی طالبات نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے عزم کا اظہار کیا اور حکومت کو اپنا احتجاج ریکارڈ کروانے کے لیے جامعہ حفصہ سے ملحق دو بڑے کمروں پر مشتمل ایک چلڈرن لائبریری پر قبضہ کرلیا۔

۲۵/جنوری کی اخباری اطلاعات کے مطابق اسلام آباد میں تنظیم المدارس کی طرف سے مساجد شہید کرنے کے حکومتی اقدام کے خلاف ایک ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں اتحاد تنظیم مدارس کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، متحدہ مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری جنرل عبدالغفور حیدری، مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی، رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالمالک وغیرہ نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کے مساجد کو شہید کرنے کی مہم کو ہدفِ تنقید بنایا۔

www.KitaboSunnat.com

۲۷ جنوری کو لال مسجد کے مہتمم مولانا عبدالعزیز صاحب کی طرف سے اخبارات میں ایک بیان شائع ہوا کہ جس میں حکومت سے چند مطالبات کیے گئے تھے۔ ان مطالبات میں گرائی جانے والی مساجد کی تعمیر نو، ملک میں فحاشی کلچر کا خاتمہ، جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کو بھیجے گئے حکومتی نوٹس کی واپسی اور پرویز مشرف کا مساجد گرانے کے حوالے سے اللہ اور قوم سے معافی مانگنا شامل تھا۔ مولانا نے مزید یہ بھی کہا کہ طالبات کا چلڈرن لائبریری پر اس وقت تک قبضہ برقرار رہے گا جب تک ملک کے اندر اسلامی نظام نافذ نہیں کیا جاتا۔

☜ مولانا کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ لال مسجد کی انتظامیہ نے شروع دن سے مساجد کی تعمیر نو کے علاوہ اپنے مطالبات میں فحاشی کے خاتمے اور اسلامی نظام کے نفاذ کی بات کی جو کہ ایک مستحسن امر ہے۔

۲۹/ جنوری کی اخباری اطلاعات کے مطابق، جامعہ حفصہ کی طالبات نے مسجد کے احاطے میں ایک احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں طالبات کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ جان چلی جائے، ہم اپنے مطالبات سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

یکم فروری کو متحدہ مجلس عمل کے صدر جناب قاضی حسین احمد کا یہ بیان اخبارت میں شائع ہوا:

> ''ذبح ہونے کو تیار ہوں، مسجد یا مدرسے کو گرانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جامعہ حفصہ کی طالبات سے اظہار یک جہتی کے لیے قوم چلہ کرے۔''

۳/فروری کے اخباری بیانات کے مطابق اسلام آباد پولیس نے کریک ڈاؤن کر کے مدارس کے ۱۲۵/اساتذہ اور طلبا کو گرفتار کرلیا۔ نیز جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کو اپنے تجاوزات ختم کرنے کے لیے ۲۴ گھنٹے کا نوٹس دے دیا۔

۵/فروری کی اخباری اطلاعات کے مطابق جامعہ حفصہ کی طالبات نے لائبریری کا قبضہ چھوڑنے سے انکار کر دیا جبکہ لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز کا یہ بیان شائع ہوا کہ اگر طالبات کے خلاف کوئی کاروائی کی گئی تو اسلام آباد میں لاوا پھٹے گا۔

۱۰ /فروری کی اخباری اطلاعات کے مطابق، چلڈرن لائبریری پر جامعہ حفصہ کے قبضے کے حوالے سے علما اور حکومت کے مابین ہونے والے مذاکرات کی ناکامی کے بعد اسلام آباد

پولیس نے جامعہ حفصہ پر کریک ڈاؤن کی تیاریاں شروع کر دیں، رینجرز نے گشت کرنا شروع کر دیا جبکہ جامعہ حفصہ کی طالبات نے بھی مدرسہ کی چھت پر پوزیشن سنبھال لی۔

۱۱ر فروری کے اخباری بیانات کے مطابق لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز نے ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ بیان دیا کہ ہمیں اُڑانے اور معاملہ فوجی بریگیڈ کے پاس بھجوانے کی دھمکی دی جارہی ہے۔حکومت نے ہمارے فون کاٹ دیے، میرا موبائل فون چار گھنٹے بند رہا۔اسی طرح حکومت دوسو طالبات کو لائبریری سے بے دخل کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کرنا چاہتی ہے، حالانکہ طالبات نے لائبریری پر قبضہ صرف اپنا احتجاج ریکارڈ کروانے کے لیے کیا تھا۔

۱۲ر فروری کی اخباری اطلاعات کے مطابق لائبریری سے طالبات کا قبضہ ختم کروانے کے لیے علما اور حکومت کے مابین مذاکرات کسی نتیجے کے بغیر ختم ہو گئے۔جس پر انتظامیہ نے ویمن پولیس، ایف سی اور رینجرز طلب کر لی، جامعہ حفصہ نے بھی فارغ التحصیل طالبات کو بلوا لیا۔

۱۳ر فروری کی اخباری اطلاعات کے مطابق وزیر داخلہ جناب آفتاب احمد شیر پاؤ کی رہائش گاہ پر حکومت اور علما کے درمیان تقریبا چار گھنٹے مذاکرات ہوتے رہے جس کے نتیجے میں علما، سی ڈی اے اور انتظامیہ کے نمائندوں پر مشتمل آٹھ رکنی کمیٹی قائم کی گئی۔ علاوہ ازیں مسجد امیر حمزہ کی دوبارہ تعمیر کا نوٹیفکیشن بھی جاری کیا گیا۔

۱۸ر فروری کے اخباری بیانات کے مطابق ضلعی حکومت نے علماے کرام کی وساطت سے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی انتظامیہ کو لائبریری کا قبضہ چھوڑنے کے لیے ۴۸ گھنٹے کا الٹی میٹم دے دیا جبکہ لال مسجد کی انتظامیہ نے مطالبات پورے ہونے تک قبضہ برقرار رکھنے کا اعلان کیا۔

۱۶ر فروری کی اخباری اطلاعات کے مطابق وزیر اعظم جناب شوکت عزیز نے ایک نجی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم جب چاہیں لائبریری کا قبضہ ختم کرا سکتے ہیں، قبضہ چھڑانا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ معاملہ افہام وتفہیم اور خوش اسلوبی سے حل ہو، تاکہ بچیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

۹ر مارچ کی اخباری اطلاعات کے مطابق جناب پرویز مشرف نے اسلام آباد میں یومِ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے موقع پر کنونشن سنٹر میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لال مسجد میں خواتین نے حکومت کو چیلنج کیا ہے۔ہمیں کمزور نہ سمجھا جائے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ خواتین خود کش حملے کے لیے تیار ہیں لیکن میں ڈرنے والا نہیں ہوں۔ میں اندر جا کر لیڈ کرنے کو تیار ہوں لیکن کیا ادھر جا کر عورتوں کو ماریں؟ مسجد کو اُڑا دیں؟

## تنازع کا دوسرا مرحلہ اور آنٹی شمیم کے واقعے کی اصل حقیقت

درمیان میں کچھ دن فریقین کی طرف سے خاموشی رہی لیکن ۲۵/مارچ کو جامعہ حفصہ کی طالبات اور لال مسجد کے طلبا کی طرف سے آنٹی شمیم نامی ایک عورت اور اس کی بہو اور بیٹی کے جامعہ حفصہ منتقلی کا ایک واقعہ ایسا ہوا کہ جس نے اس تنازع کو ایک دفعہ پھر بھڑکا دیا۔ آنٹی شمیم کے واقعے کا حقیقی پس منظر کیا ہے؟ اس بارے میں ہم لال مسجد کی انتظامیہ کا وہ بیان یہاں نقل کر رہے ہیں جو کہ لال مسجد کی ویب سائٹ پر ۲۶/ مارچ کی پریس ریلیز کے حوالے سے موجود ہے:

''لال مسجد کے طلبہ نے فحاشی وعریانی اور بدکاری کے اڈّوں کے خلاف اپنی مہم تیز کرتے ہوئے مختلف بازاروں اور مختلف علاقوں کے دورے شروع کر دیے جس میں میلوڈی، آبپارہ ودیگر مارکیٹیں شامل ہیں۔ طلبہ نے ویڈیو سنٹروں پہ جا کر ان کو پیار ومحبت سے اس کام کو چھوڑنے کے لیے کہا تو الحمدللہ سب نے اس کام کو چھوڑنے کا وعدہ کیا۔ گذشتہ روز طلبا کو آبپارہ کے کچھ لوگوں نے یہ اطلاع دی کہ یہاں آنٹی شمیم نامی خاتون اپنے گھر میں بدکاری کا اڈّہ چلا رہی ہے جس کے بعد مشورے سے یہ ترتیب قائم کی گئی کہ مردوں کا اندر جانا ٹھیک نہیں ہے، اس لیے کچھ طالبات بمع معلّمات اندر جائیں گی اور طلبہ باہر کھڑے رہیں گے۔ تفصیلات کے مطابق تقریباً دن کے ساڑھے بارہ بجے ایک گاڑی میں طلبہ، دوسری گاڑی میں معلّمات بمع طالبات وہاں پہنچیں۔ طلبہ باہر کھڑے رہے۔ محلے کے آتے جاتے لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ ہم تو اس اڈّے سے بہت تنگ تھے اور محلے والوں نے یہ بھی بتلایا کہ یہاں اوسطاً روزانہ کوئی ۱۵۰ کے قریب مرد آتے ہیں اور کئی بار پولیس بھی اس پر چھاپہ مار چکی ہے لیکن وہ بے بس نظر آتی ہے کیونکہ ان کے تعلقات بہت اونچے لوگوں سے ہیں۔ معلّمات اور طالبات جب اندر پہنچیں تو اندر کئی نوجوان لڑکیاں فل میک اپ میں تھیں اور برقعوں میں ملبوس اتنی خواتین کو دیکھ کر گھبراہٹ میں ایک لڑکی کمرے سے نیم برہنہ حالت میں نمودار ہوئی۔

www.KitaboSunnat.com

طالبات نے اڈّے کی نگران سے کہا: یہ غلط کام کرنا ٹھیک نہیں ہے، یہ بہنیں اور بیٹیاں آپ کی ہیں، آپ نے ان لوگوں کو غلط کاموں میں ڈال رکھا ہے۔ اس پر اس عورت نے کہا: میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور میں کسی سے ڈرتی نہیں ہوں اور میں تم لوگوں کو دیکھ لوں گی۔ اس پر طالبات نے کہا کہ وہ بھی سوائے اللہ سے کسی سے ڈرنے والی نہیں ہیں اور ہم تو آپ کو پیار ومحبت سے بات سمجھا رہے ہیں اور آپ دھمکیاں دے رہی ہیں۔ اس نے ایک سوال یہ کیا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ تو طالبات نے کہا کہ ہمیں محلے والوں نے بتایا ہے تو اس نے کہا کہ میں محلے والوں سے نمٹ لوں گی۔ طالبات کے واپس آنے کے بعد اس محترمہ کی طرف سے معلّمات کو دھمکی آمیز فون موصول ہونے شروع ہوگئے تو معلّمات نے جواب دیا: آپ اپنے اخلاق وکردار کو تبدیل کریں، ہم دھمکیوں سے مرعوب ہونے والی نہیں ہیں، ہم سوائے اللہ سے اور کسی سے نہیں ڈرتیں۔ اس محترمہ نے بعد ازاں اہل محلّہ کو بھی دھمکیاں دیں۔ لال مسجد کے طلبہ نے لال مسجد میں ایک شکایت سنٹر قائم کردیا ہے اور ایسے ہی جامعہ حفصہ میں مستورات کے لیے ایک شکایت سنٹر قائم کردیا گیا ہے۔'' (www.lalmasjid.com)

یہ وہ پس منظر تھا کہ جس میں آنٹی شمیم کو غالباً ۲۷؍ مارچ کو جامعہ حفصہ کی دو معلّمات، ان کے دو مرد ساتھیوں اور ڈرائیور نے جامعہ حفصہ پہنچایا تھا۔

۲۹؍مارچ: مبینہ ذرائع کے مطابق پولیس نے جامعہ حفصہ کی دو معلّمات، ان کے دو مرد ساتھیوں اور ڈرائیور کو آنٹی شمیم اغوا کیس میں گرفتار کرلیا جبکہ جوابی کاروائی کرتے ہوئے لال مسجد کے طلبا نے دو پولیس اہلکاروں اور دو پولیس کی گاڑیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ رات گئے تک ضلعی حکومت اور لال مسجد کی انتظامیہ میں مذاکرات ہوتے رہے، مذاکرات کے نتیجے میں ضلعی حکومت نے ان دو معلّمات، ان کے دو مرد ساتھیوں اور ڈرائیور کو رہا کردیا جن پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے جی سکس اسلام آباد سے آنٹی شمیم نامی ایک خاتون، ان کی بیٹی، بہو اور چھ ماہ کی پوتی کو جامعہ حفصہ پہنچا دیا تھا۔ لال مسجد کے خطیب نے ان افراد کی رہائی کے بعد دو پولیس اہل کاروں اور موبائل گاڑیوں کو چھوڑ دیا لیکن آنٹی شمیم اور ان کی رشتہ دار خواتین کو تاحال لال مسجد نے اپنی تحویل میں رکھا۔

۳۰؍مارچ: مبینہ ذرائع کے مطابق بدکاری کا اڈّا چلانے کے الزام میں محبوس شمیم اختر، اس کی بیٹی اور بہو کو اڑھائی دن کی یرغمالی کے بعد لال مسجد کی انتظامیہ نے برقعے پہنا کر رہا کر

دیا۔ آنٹی شمیم کے سامنے تین آپشن رکھے گئے تھے: ایک یہ کہ ان کے خلاف کسی حکومتی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا اور جامعہ حفصہ کی طالبات ان کے خلاف گواہی دیں گی، دوسرا یہ کہ ان کے خلاف لال مسجد کی شرعی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ تیسرا یہ کہ وہ اپنے گناہ کا اقرار کرنے کے بعد توبہ کرلیں۔ آنٹی شمیم نے تیسرا آپشن قبول کرلیا اور ان کی توبہ کے بعد لال مسجد کی انتظامیہ نے اُنہیں رہا کردیا۔ آنٹی شمیم نے رہائی کے بعد بیان دیا کہ اُنہوں نے جرم کا اقبال اپنی بیٹی اور بہو کو بچانے کے لیے کیا تھا۔ علاوہ ازیں تھانہ آبپارہ کے ڈیوٹی آفیسر کے بیان کے مطابق لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز غازی اور نائب خطیب مولانا عبدالرشید غازی سمیت اسی نامعلوم طلبا و طالبات کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

۳۱/مارچ: مبینہ ذرائع کے مطابق لال مسجد کے کے خطیب نے اپنے خطابِ جمعہ کے دوران درج ذیل مطالبات کیے: حکومت فوری طور پر نفاذِ شریعت کا اعلان کرے، ورنہ آئندہ جمعہ لال مسجد میں منعقدہ 'نفاذِ شریعت کانفرنس' میں ہم خود اس کا اعلان کریں گے۔ حکومت عریانی و فحاشی کے اڈے بند کرے اور اسلامی نظام نافذ کرکے فحاشی کے مرتکب افراد کو بیس کوڑے لگائے، ورنہ لال مسجد میں قاضی کی عدالت میں ان پر حد لاگو کی جائے گی۔ بہت صبر کیا، مرجائیں گے لیکن فحاشی کے اڈّے نہیں چلنے دیں گے۔ نائب خطیب جناب عبدالرشید غازی صاحب کا بیان آیا کہ آنٹی شمیم سے پورا محلّہ تنگ تھا۔ آنٹی شمیم کے خلاف تقریباً اڑھائی سو معززین محلّہ نے میڈیا کو بیانات دیے۔

یکم اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق جامعہ حفصہ کی طرف سے اسلام آباد میں ویڈیو اور سی ڈیز کا کاروبار کرنے والے مالکان کو اس کاروبار کے تبدیل کرنے پر معاوضے کی پیش کش کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک نجی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے لال مسجد کے خطیب جناب عبدالعزیز غازی صاحب نے کہا: آنٹی شمیم اس علاقے میں تقریباً دس برس سے کاروبار چلا رہی تھی، جامعہ حفصہ کی طالبات اس کو سمجھانے کے لیے گئی تھیں لیکن اس کا ردّعمل ایسا تھا کہ وہ اس کو اُٹھا کرلے آئیں۔ اُنہوں نے مزید یہ کہا کہ حکومت طالبات کے لائبریری پر قبضے کے معاملے کو بہت اُچھال رہی ہے۔ اس وقت کیا ہوا تھا جب ٹونی بلیر کے اس بیان پر کہ ''حکومت

www.KitaboSunnat.com

مدرسوں کے بارے میں کچھ کرے۔'' دوسرے ہی روز پچاس کمانڈوز طالبات کے مدرسے میں گھس آئے۔ بعدازاں طالبات پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا، اُنہیں زمین پر لٹا کر ڈنڈے اور ٹھڈے مارے گئے۔

۳/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق جامعہ حفصہ کی انتظامیہ نے حکومت کو مذاکرات کی دعوت دے دی۔ لال مسجد کی انتظامیہ نے یہ بیان دیا کہ آئندہ جامعہ حفصہ کی طالبات اور لال مسجد کے طلبا انتظامیہ کی اجازت کے بغیر کوئی کاروائی نہیں کریں گے۔ آنٹی شمیم کے خلاف محلّہ داروں نے کئی درخواستیں متعلقہ تھانے میں دی تھیں لیکن اس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی گئی، حکومت اوراین جی اوز آنٹی شمیم کے معاملے کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہی ہیں۔ اگر حکومت شہید کی گئی مساجد دوبارہ تعمیر کر دے تو طالبات چلڈرن لائبریری کا قبضہ چھوڑ دیں گی۔ جن علما نے جامعہ حفصہ کی طالبات کے خلاف فتویٰ دیا، انہوں نے امر واقعہ کی تحقیق کے بغیر فتویٰ دیا۔

۴/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق لال مسجد کے نائب خطیب مولانا جناب عبد الرشید غازی نے گوجرانوالہ سے آنے والے علما کے ایک وفد سے خطاب کے دوران سختی سے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ عدلیہ کے بحران سے توجہ ہٹانے کے لیے جامعہ حفصہ کا ایشو کھڑا کیا گیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ عدلیہ کا بحران مارچ میں پیدا ہوا جبکہ جامعہ حفصہ کا مسئلہ اَوائل جنوری سے چلا آرہا ہے۔

۵/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق سیکرٹری داخلہ کمال شاہ نے جمعرات کے روز اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وفاقی حکومت نے لال مسجد کے معاملے پر طاقت کے استعمال کو آخری آپشن قرار دیا ہے۔

۶/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق آج لال مسجد میں نفاذِ شریعت اور 'عظمتِ جہاد کانفرنس' کے اختتام پر نفاذِ شریعت کا اعلان ہوگا۔ دس مفتیان پر مشتمل ایک شرعی عدالت قائم کی جائے گی۔ ہزاروں افراد ملک بھر سے لال مسجد پہنچ گئے۔ لال مسجد کے نائب خطیب نے کہا کہ آنٹی شمیم کو سمجھانے کے لیے لے جانے کے بعد بعض لوگوں نے ہمارے خلاف زہریلی مہم شروع کر رکھی ہے۔ جامعہ حفصہ کی طالبات نے کسی بھی مارکیٹ میں جا کر ایک بار بھی تاجروں کو

www.KitaboSunnat.com

دھمکی نہیں دی۔ اُنھوں نے مزید کہا کہ بعض لوگ ہمارا موقف سنے بغیر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

۷/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق جناب پرویز مشرف نے اپنے ایک بیان میں کہا: ''لال مسجد والے غیر اسلامی کاروائیاں چھوڑ دیں، ڈنڈہ بردار آ گئے تو ملک میں لا قانونیت پھیل جائے گی۔ ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے،لال مسجد والے اپنا بند ذہن کھولیں، دعا ہے اللہ اُنھیں ہدایت دے۔'' جناب جاوید احمد غامدی صاحب نے بیان دیا: ''علما داعی ہیں، قاضی نہیں۔شرعی عدالت کا قیام خلافِ دین ہے۔'' جناب پرویز الٰہی کا درج ذیل بیان اخبارات میں شائع ہوا: ''لال مسجد کا معاملہ مذاکرات سے حل کرنا چاہیے، لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی طالبات قانون ہاتھ میں نہ لیں۔قوانین بنانا اور اُنہیں نافذ کرنا ریاست کا کام ہے۔'' جناب قاضی حسین نے بیان دیا: ''شریعت کورٹس ہر جگہ موجود ہیں،خانہ جنگی چاہتے ہیں اور نہ ریاست کے اندر ریاست چاہتے ہیں۔ہم پاکستان کو استعماری ایجنٹوں سے آئینی اور قانونی طور پر آزاد کرائیں گے۔''

۸/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق حکومت نے لال مسجد کی ویب سائٹ پر پابندی لگا دی۔ جناب پرویز مشرف کے ایما پر جناب چوہدری شجاعت حسین لال مسجد کی انتظامیہ سے مذکرات کے لیے گئے۔ تقریباً دو گھنٹے تک یہ مذاکرات جاری رہے، دونوں فریقین اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ نیویارک سے شائع ہونے والے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے لال مسجد کی انتظامیہ نے اپنے ایک بیان میں کہا: ''ہم ایسی عدالت سے انصاف کی اُمید نہیں رکھتے جس کے سربراہ کو سڑکوں پر بال پکڑ کر گھسیٹا گیا، جس کا سربراہ خود انصاف مانگتا پھر رہا ہے۔'' ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ'' جامعہ حفصہ کی سات ہزار خواتین میں سے ستر فی صد کا تعلق شمالی علاقہ جات سے ہے اور وہ کلاشنکوف چلانا جانتی ہیں۔''

۹/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق وزیر داخلہ جناب آفتاب احمد شیر پاؤ نے ایک نجی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا: حکومت کا موقف ہے کہ معاملہ پرامن طریقے سے حل ہو۔ جامعہ حفصہ کی طالبات کے والدین کو متنبہ کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے ایک اشتہاری مہم

www.KitaboSunnat.com

چلانے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ دوسری طرف سے لال مسجد کے نائب خطیب عبدالرشید غازی کی طرف سے اعلان ہوا: ہم نے مذاکرات کے دروازے بند نہیں کیے۔

۱۰/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق جناب پرویز مشرف نے کہا: کالے کوٹوں اور کالے برقعوں کو اکٹھا نہیں ہونے دیں گے۔صدارتی کیمپ آفس راولپنڈی میں حکومتی عہدیداران کے اہم اجلاس میں کئے گئے فیصلے کے دوران یہ کہا گیا: لال مسجد کی انتظامیہ کے خلاف میڈیا مہم شروع کی جائے۔ وفاقی وزیر تعلیم جناب جاوید اشرف قاضی نے بیان دیا: ''جامعہ حفصہ سرکاری زمین پر قبضہ کر کے بنایا گیا ہے، فوری خالی کرائیں گے۔'' جناب چوہدری شجاعت نے اپنے ایک بیان میں مذاکرات کی حمایت کی اور اس بات پر زور دیا کہ معاملہ پر امن طریقے سے حل ہو۔''

۱۱/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق جناب چوہدری شجاعت نے ایک دفعہ پھر منگل کی شب جامعہ حفصہ کا دورہ کیا، یہ مذاکرات تقریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہے جس کے نتیجے میں حکومت نے سات شہید کی گئی مساجد کی دوبارہ تعمیر کی یقین دہانی کرائی، علاوہ ازیں دونوں بھائیوں نے اس وقت تک چلڈرن لائبریری پر قبضہ برقرار رکھنے کا اعلان کیا جب تک کہ حکومت شریعت کو نافذ کرنے کی یقین دہانی نہیں کراتی۔

۱۲/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق وزیراعظم جناب شوکت عزیز کی صدارت میں وفاقی کابینہ کا اجلاس تقریبا پانچ گھنٹے تک جاری رہا۔وفاقی وزیر برائے بندرگاہ و جہاز رانی جناب بابر غوری، وفاقی وزیر تعلیم جناب جاوید اشرف قاضی اور وزیر خارجہ جناب خورشید قصوری کا کہنا تھا کہ لال مسجد کے خلاف فوراً ایسا ایکشن لیا جائے کہ جس سے یہ معاملہ ختم ہو جائے جبکہ بعض دوسرے وزرا جن میں وزیر مذہبی اُمور جناب اعجاز الحق' وزیر داخلہ جناب آفتاب احمد شیر پاؤ اور جناب ہمایوں اختر شامل ہیں، کا بیان تھا کہ معاملہ مذاکرات کے ذریعے ہی حل ہونا چاہیے۔ جبکہ دوسری طرف آئی این پی کو دیے گئے اپنے ایک انٹرویو کے دوران مولانا عبد العزیز غازی نے کہا: ''ایم ایم اے والے سرحد میں اپنی حکومت کے باوجود اسلامی نظام نافذ نہیں کر سکے، وہ ہماری مدد کیا کریں گے۔ایم ایم اے والے جمہوریت کے ذریعے اسلامی

www.KitaboSunnat.com

نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں جبکہ ہم جہاد کے ذریعے اسلامی نظام نافذ کریں گے۔ پانچ لاکھ کے قریب استحصالی ٹولے نے سترہ کروڑ عوام کو یرغمال بنا رکھا ہے ۔جب تک اسلامی نظام نافذ نہیں ہوتا، چلڈرن لائبریری پر اپنا قبضہ ختم نہیں کریں گے۔ چوہدری شجاعت حسین سے کہا ہے کہ ہم ریڈیو پر اپنا موقف پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ عوام الناس کو معلوم ہو کہ ہمارا موقف کیا ہے۔ہم پرویز مشرف کے نہ تو خلاف ہیں اور نہ ہی ہماری اس سے کوئی دشمنی ہے البتہ ہمارے خلاف آپریشن آپریشن کی رٹ لگانے کی وجہ سے ہم نے فدائی حملوں کی بات کی تھی ۔ہم نے ریاست کے اندر ریاست قائم نہیں کر رکھی بلکہ پاکستان میں ایس ایچ او سمیت ہر چھوٹے بڑے افسر نے ریاست کے اندر اپنی ایک ریاست قائم کر رکھی ہے۔ہمارے پاس اسلحہ ہے لیکن روایتی اسلحہ نہیں، ہمارے طالب علموں نے اپنے جسموں کو اسلحہ بنا رکھا ہے۔ لال مسجد میں لائسنسی بندوقیں ہیں، اگر حکومت نے کریک ڈاؤن کیا تو ہم اپنا دفاع کریں گے۔ مجھ پر ایجنسیوں کا بندہ ہونے کے الزامات محض الزامات ہیں، میں صرف اللہ کا بندہ ہوں ۔''

۱۳؍اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق وفاقی وزیر تعلیم جناب جاوید اشرف نے کہا: دینی مدارس میں قبضہ کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ہم نے دینی مدارس کے کردار کو کم کرنے کے لیے اسلامیات کا جدید سلیبس تشکیل دیا ہے جس کے بعد بچوں کو اسلامی تعلیم کے لیے مدارس کی طرف رخ نہیں کرنا پڑے گا۔ علاوہ ازیں لال مسجد کی انتظامیہ سے مذاکرات کے نتیجے میں ان کی ویب سائٹ بحال کر دی گئی۔وفاق المدارس کے علما نے وفاقی وزیر برائے مذہبی اُمور جناب اعجاز الحق کے ساتھ کی گئی ایک میٹنگ میں کہا: اگر لال مسجد کے خلاف آپریشن کیا گیا تو علما لال مسجد کا ساتھ دیں گے۔

۱۴؍اپریل : مبینہ ذرائع کے مطابق لال مسجد کے نائب خطیب مولانا عبد الرشید غازی صاحب نے کہا: چوہدری شجاعت سے مذاکرات کے اختتام تک شرعی عدالت غیر فعال رہے گی ۔ جبکہ مولانا عبدالعزیز غازی نے اپنے جمعہ کے خطبے میں کہا: اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے پرامن تحریک چلائیں گے۔اسلامی نظام کے نفاذ کے موقف سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ ہماری جدوجہد باطل نظام کے خلاف ہے، اگر پرویز مشرف اسلامی نظام نافذ کرتے ہیں تو ان

کی جوتیاں اُٹھانے کو تیار ہوں۔ ڈنڈے اور تیزاب کی بات ہم نے نہیں کی، ڈنڈا تو وہ استعمال کر رہے ہیں جنہوں نے وزیرستان میں تباہی پھیلائی۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ چوہدری شجاعت کا رویہ مثبت ہے لیکن اعجاز الحق آپریشن کی بات کرتے ہیں۔

۱۵/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق جامعہ بنوری ٹاؤن میں ایک علما کنونشن کے اختتام کے موقع پر وفاق المدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا حنیف جالندھری صاحب نے کہا: جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے معاملے میں حکومت ہوش کے ناخن لے اور کسی انتہائی اقدام سے گریز کرے۔ لال مسجد کے نائب خطیب جناب عبد الرشید غازی کی طرف سے یہ بیان اخبارات میں شائع ہوا: کلاشنکوفی شریعت نافذ کی اور نہ ہی شٹل کاک برقعے کے علمبردار ہیں۔ علاوہ ازیں بہارہ ٹاؤن اسلام آباد کے علاقے میں عمران ویڈیو شاپ کے مالک نے بعض نامعلوم طلبا کے دباؤ پر پندرہ سو ویڈیوز اور سی ڈیز جلا دیں۔ بعدازاں پولیس نے تین طلبا اور دکاندار کو گرفتار کرلیا لیکن لال مسجد کی انتظامیہ نے کہا کہ اس کا اس واقعے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۶/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق متحدہ قومی موومنٹ کے کارکنوں نے کراچی میں لال مسجد اسلام آباد میں قاضی عدالت کے قیام کے خلاف مظاہرہ کیا۔ لندن سے ایک ٹیلی فونک کال کے ذریعے متحدہ کے سربراہ جناب الطاف حسین نے اس ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا: حکومت اور مشرف نے مذہبی انتہا پسندوں کے خلاف فوری کاروائی نہ کی تو پھر دمادم مست قلندر ہوگا۔ خواتین پر تیزاب پھینکنے والے ہاتھ کاٹ دیں گے۔ قاضی کی ملین مارچ کی حسرت ہم نے پوری کردی۔ لال مسجد والے ملک کو سولہویں صدی میں لے کر جانا چاہتے ہیں جبکہ ہم اکیسویں صدی میں۔ انتہاپسندوں سے اسلام آباد سہما ہوا ہے، عوام کلاشنکوف اور ڈنڈا بردار شریعت کے خلاف ہیں۔ خواتین کو ڈرائیونگ سے روکا جا رہا ہے، ملازمت پیشہ خواتین کے لیے کام کرنا مشکل بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف لال مسجد کی انتظامیہ نے الطاف حسین کے لگائے گئے الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا: کلاشنکوفی اور لسانی سیاست کے خالق کو کروڑوں عوام جانتے ہیں۔ الطاف حسین کے دامن پر ہزاروں بے گناہ انسانوں کے خون کے دھبے لگے ہیں۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ لاشوں کی سیاست کرنے والوں کو قرآن کی تشریح کا

www.KitaboSunnat.com

کوئی حق حاصل نہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ جامعہ حفصہ یا لال مسجد کے کسی طالب علم نے بھی نہ تو اسلام آباد میں کسی خاتون کو گاڑی چلانے سے روکا ہے اور نہ ہی کسی دوکاندار کو دھمکی دی ہے اور نہ ہی کسی خاتون پر تیزاب پھینکنے کا واقعہ اسلام آباد میں ہوا ہے۔

۱۷/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق ایک فوجی ہیلی کاپٹر نے سوموار کے روز تقریباً صبح ساڑھے دس بجے کے قریب جامعہ حفصہ اور اس سے متصل لال مسجد کے اوپر کافی دیر تک پرواز کی۔ لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالرشید غازی صاحب نے بی بی سی کو اپنے ایک انٹرویو کے دوران کہا: فوجی ہیلی کاپٹر تقریباً بیس منٹ تک لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی فضا میں پرواز کرتا رہا، ہیلی کاپٹر کی پرواز بہت نیچی تھی اور اس میں بیٹھے ایک فوجی نے مدرسے کی تصویریں بھی اُتاریں۔ علاوہ ازیں ہیلی کاپٹر سے طلباء و طالبات پر کیمیائی گیس بھی پھینکی گئی۔ مولانا کا کہنا تھا کہ جب اس مسئلے میں چوہدری شجاعت سے بات ہوئی تو اُنہوں نے اس واقعے سے لاعلمی کا اظہار کیا اور واقعے کی تحقیقات کرانے کی یقین دہانی کرائی۔

۱۸/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق لال مسجد کی انتظامیہ کی طرف سے یہ بیان اخبارات میں آیا: زہریلی گیس سے جامعہ حفصہ کی پانچ سو معلّمات و طالبات چوبیس گھنٹے گزرنے کے باجود بھی، ابھی تک متاثر ہیں جبکہ بعض طالبات کیمیائی گیس کے اثرات سے بے ہوش بھی ہوئیں۔ ایک نجی ٹی وی کے ملازمین نے جو کہ موقع پر موجود تھے، اس واقعے کی تصاویر بھی لیں۔ علاوہ ازیں جامعہ حفصہ میں موجود سوئٹزر لینڈ کی دو صحافی خواتین نے بھی اس واقعے کو کور کیا۔ جبکہ دوسری طرف پشاور میں منعقدہ جمعیت علماے اسلام کے زیر اہتمام ایک کنونشن میں ملک بھر کے دو ہزار علما، مذہبی اساتذہ اور مدارس کے منتظمین نے لال مسجد، اسلام آباد کی انتظامیہ کی طرف سے نفاذِ شریعت کے اعلان کو دینی مدارس کے خلاف ایک سازش قرار دیا اور خودکش حملے اور شریعت کے جبری نفاذ کو غیر اسلامی قرار دیا۔

۲۰/اپریل: وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کی دو روزہ میٹنگ کے بعد ایک اعلامیہ جاری کرتے ہوئے حکومتِ پاکستان درج ذیل مطالبات کیے گئے: حکومت جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے مطالبات کو منظور کرے، ملک میں اسلامی نظام نافذ کرے، گرائی جانے والی مسجد

www.KitaboSunnat.com

کو دوبارہ تعمیر کروائے، بدکاری اور فحاشی کے اڈّے ختم کرے۔ اس اعلامیہ کے مطابق مجلس عاملہ نے جامعہ حفصہ کے مطالبات کو درست قرار دیا لیکن اُنہوں نے کہا کہ جامعہ حفصہ کی طالبات اور لال مسجد کی انتظامیہ کا طریق کار غلط ہے۔

۲۲/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق مسلم لیگ (ق) کے صدر جناب چوہدری شجاعت نے بیان دیا کہ وہ لال مسجد کی انتظامیہ سے خود ملنے نہیں گئے تھے بلکہ اُنھیں حکومت نے بھیجا تھا اور مسئلہ حل ہونے کے قریب ہے۔ دوسری طرف وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک اجلاس میں جامعہ حفصہ اسلام آباد اور لال مسجد کی انتظامیہ کی طرف سے اسلامی نظام کے نفاذ، اسلام آباد میں گرائی جانے والی مساجد کی دوبارہ تعمیر، بدکاری اور فواحش کے اڈے ختم کرنے اور نام نہاد تحفظِ حقوقِ نسواں ایکٹ کی خلافِ اسلام دفعات کی منسوخی کے مطالبات کی حمایت کی ہے۔ مجلس عاملہ کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلامیہ میں یہ بھی کہا گیا کہ وہ ملک میں اسلامی احکام وقوانین کی عمل داری، اسلامی اقدار و روایات کے فروغ اور منکرات وفواحش کے سدِباب کے لیے پرامن اور دستوری جدوجہد پر یقین رکھتی ہے۔

۲۳/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق وزیراعظم شوکت عزیز کی زیرصدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں جامعہ حفصہ اور فریدیہ کو متبادل جگہ منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک نجی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق جب صدر پرویز مشرف کرنل کے عہدے پر فائز تھے تو وہ لال مسجد کے قریب رہتے تھے اور جامعہ فریدیہ میں آتے تھے۔ ان کے والد سید مشرف مدرسے میں کھانا بھی بھجواتے تھے۔

لال مسجد کے نائب خطیب نے بتایا کہ اظہر اقبال قوم اعوان جو کہ جہلم شہر کا رہائشی ہے اور ضلع ناظم کا خاص دوست اور پولیس کا ایجنٹ ہے، اس نے محمد اسلم نامی آدمی کے بیٹے کو شراب نوشی کی عادت ڈالی اور اس کی بیوی کو چرس کے الزام میں جیل بھوا دیا اور گھر میں موجود اس کی تین بیٹیوں میں سے ایک بیٹی سلمیٰ (عمر ۱۷سال) کو ماں سے ملوانے کے بہانے جیل لے گیا اور اس کو وہاں نیند کی گولیاں کھلا کر بے ہوشی کے عالم میں اس سے زیادتی کی اور اس کی ویڈیو فلم بھی بنا ڈالی۔ بعدازاں اس شخص نے اپنے بھتیجے عمران عرف مانی کے ساتھ مل کر اس لڑکی کی

www.KitaboSunnat.com

دوسری بہن ثمینہ (عمر ۱۶سال) کو بھی اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ ان بہنوں نے پولیس سے رابطہ کرنے کی بجائے لال مسجد میں قائم شکایت سنٹر میں اپنی شکایت درج کرادی جس پر لال مسجد کی انتظامیہ نے دونوں خواتین کے ساتھ زیادتی کا مقدمہ بطورِ ٹیسٹ کیس حکومت کی طرف بھوا دیا اور کہا کہ خلافِ توقع نتائج کی صورت میں اس کا فیصلہ لال مسجد کی شرعی عدالت اور ملک بھر کے علما کریں گے۔

۲۵/اپریل: اخباری اطلاعات کے مطابق جناب چودھری شجاعت کی لال مسجد کے خطیب و نائب خطیب سے دو گھنٹے کی ملاقات ہوئی جس کے بعد جناب چوہدری شجاعت نے بیان دیا کہ لال مسجد میں کوئی اسلحہ نہیں ہے اور میری ملاقات لال مسجد کی طالبات سے ہوئی ہے، میں ان سے بہت متاثر ہوں۔ اُنہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جامعہ حفصہ میں آپریشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اُنہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ جہلم ریپ کیس کے ملزمان کے خلاف مقدمہ اسلام آباد میں درج ہوگا اور ایس ایچ او جہلم کو اسلام آباد طلب کرلیا گیا ہے۔

۲۶/اپریل: اخباری بیانات کے مطابق چوہدری شجاعت نے وزیراعظم شوکت عزیز سے ملاقات کے دوران کہا کہ جامعہ حفصہ کا معاملہ حل کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہم نے ان کے مطالبات مان لیے ہیں اور اُنہوں نے ہمارے مطالبات مان لیے ہیں۔ علاوہ ازیں پولیس تھانہ سول لائن جہلم نے اظہر اقبال اور عمران عرف مانی کے خلاف مقدمہ درج کر کے اظہر اقبال کو حراست میں لے لیا جبکہ عمران عرف مانی پہلے ہی سے شراب نوشی کے جرم میں جیل میں تھا۔

۲۸/اپریل: اخباری بیانات کے مطابق لال مسجد کے خطیب نے خطابِ جمعہ میں کہا کہ حکومت اسلامی نظام نافذ کرے تو وہ چلڈرن لائبریری تو کیا جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ بھی ان کے حوالے کردیں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ اس مسجد سے چالیس سال سے یہ آواز بلند کی جا رہی ہے کہ ملک میں خلافتِ راشدہ کا نظام قائم کیا جائے اور پچھلے تین ماہ سے اس مطالبے میں زور آگیا ہے۔

۲۹/اپریل: مبینہ ذرائع کے مطابق وزیراعظم شوکت عزیز نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں دینی مدارس پر فخر ہے۔ دینی مدارس کے حوالے سے معذرت خواہانہ رویہ اپنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مدارس تعلیمی شعبے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔بعض مدارس کے بارے میں غلط فہمیاں دور کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۹/اپریل :اخباری اطلاعات کے مطابق آنٹی شمیم نے اپنے حالاتِ زندگی اور گاہکوں کے بارے میں ایک کتاب لکھنے کا اعلان کیااور اس کتاب کے شائع کرنے کی ذمہ داری آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ نے لے لی ۔میڈم شمیم نے کہا کہ بعض ادارے مجھے قتل کرواکے اس کی ذمہ داری لال مسجد کے خطیب و نائب خطیب پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ایک حکومتی شخصیت نصر اللہ دریشک کے گھر پر ایک عشائیے میں بعض اراکین اسمبلی،سپیکر قومی اسمبلی جناب امیر حسین اور وزیر اعظم شوکت عزیز نے آنٹی شمیم کے اس بیان وراس کے نتائج پر بحث کی۔ایک رکن صوبائی اسمبلی کے بیان کے مطابق اس کتاب کے شائع ہونے سے بہت سے اراکین اسمبلی کی ازدواجی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں بلکہ بہت سوں کو طلاق کی نوبت بھی آسکتی ہے۔

۲/مئی : امام کعبہ نے وفاقی وزیر اعجاز الحق سے سعودی عرب میں ملاقات کے دوران کہا کہ پاکستان میں خودکش حملے کرنے والے گمراہ ہیں۔ اسلام سرکاری یا کسی کی ذاتی زمین پر قبضہ کرکے مسجد یا مدرسہ بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔حکومت کے ہوتے ہوئے کوئی فرد اپنی شرعی عدالت قائم نہیں کرسکتا۔ یہ حکمرانوں کی ذمہ داری ہے، اگر وہ پورا نہیں کرتے تو اللہ کو جوابدہ ہوں گے۔جبکہ دوسری طرف لال مسجد کے نائب خطیب نے یہ بیان دیا کہ امام کعبہ کو حقائق کے منافی معلومات فراہم کی گئیں، چودھری شجاعت معاملہ کو حل کرنا چاہتے ہیں جبکہ اعجاز الحق اس کو اُلجھا رہے ہیں۔

یہ اب تک حکومت اور لال مسجد کی انتظامیہ کے مابین ہونے والے تنازع کی ایک مختصر واقعاتی روداد ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لال مسجد کی انتظامیہ کی طرف سے کیے گئے کون سے اقدامات درست تھے اور کون سے غلط؟ تو اس پر کوئی تبصرہ کیے بغیر 'محدث' کے حالیہ شمارے میں قارئین کے سامنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے باب میں شرعی رہنمائی پیش کردی گئی ہے جس کے مطالعہ کے بعد قارئین کسی حتمی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com